بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مسلم شخص مسلمانوں کے علاقہ میں فوت ہوگیا، اس کی کچھ رقم ملی ہے، اس کا کیا کیا جائے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کوئی غیر مسلم مسلمانوں کے علاقہ میں فوت ہوگیا، مسلمانوں نے اس کے مذہب کے ماننے والوں کو لاش دینا چاہی مگر انہوں نے لاش لینے سے انکار کردیا۔ اب مسلمانوں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیا، مرنے والے کی کُچھ رقم مسلمانوں کو ملی، کیا اس رقم کو مسلمان استعمال کرسکتا ہے یا اس کی قوم کے کسی فرد کو دی جائے ؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں وہ رقم اسی کے غیر مسلم ورثاء کو دی جائے کہ غیر مسلم آپس میں وارث ہوتے ہیں۔ ہاں اگر اس کے کسی بھی غیر مسلم وارث کا علم نہیں، نہ ان کی کچھ معلومات ہوسکیں تو جیسے اس صورت میں مسلمان کے مال سے متعلق حکم ہوتا ہے کہ وہ مال مسلمان شرعی فقیر (جسے زکوۃ دینا جائز ہے) کو دے دیا جائے اسی طرح غیر مسلموں کے مال سے متعلق بھی یہی حکم ہے، کیونکہ اب اس مال کا مستحق بیت المال ہے اور بیت المال کے ایسے اموال کے حقدار فقراء و مساکین ہیں۔

خیال رہے کہ ایسا مال فقراء و مساکین کو دینے میں اس غیر مسلم کے لیے ثواب کی نیت نہیں کی جا سکتی کیونکہ غیر مسلم ثواب کا اصلاً اہل نہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں سوال ہوا : کیا فرماتے ہیں علمائے دین عظام شرع نبی، اس مسئلہ میں کہ ہندو کفار سے کسی اہل اسلام نے قرض لیا تھا، اور قضاء عند اللہ وہ قرضخواہ واصل جہنم ہوا اور اس کا کوئی ورثہ باقی نہیں تو اس کے قرضہ کے ادا کی کیا صورت ہے ؟ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا : ”جو شخص مر جائے اور کوئی وارث نہ چھوڑے نہ کسی کے نام وصیت کی ہو تو اس کے مال کا مستحق بیت المال ہے اور بیت المال کے ایسے مال کے مستحق مذہب جمہور پر فقراء مساکین عاجزین ہیں کہ ان کے کھانے پینے، دوادارو، کفن دفن میں صرف کیا جائے۔۔۔۔ اور یہ حکم جیسا مال مسلم کے لئے ہے یونہی مال کافر کے لئے بھی۔۔۔ پس ایسی صورت میں وہ مال فقراء کو دے دے نہ اس نیت سے کہ اس صدقہ کا ثواب اس کافر کو پہنچے کہ کافر اصلاً اہل ثواب نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ خبیث مر گیا اور موت مزیل ملک ہے تو اب وہ اس کا مالک نہ رہا بلکہ حق بیت المال ہوا تو فقراء کو بذریعہ استحقاق مذکور دیا جاتا ہے۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔ “(فتاویٰ رضویہ، ج 25، ص 53-54، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں : ”جبکہ بنیا (ایک کافر) اور اس کا بیٹا بھی مر گیا اور اس کے وارث کا پتہ نہیں یہ مال فقراء کے لئے ہوا۔ “
(فتاویٰ رضویہ، ج 25، ص 73، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2339

تاریخ اجراء : 18 محرم الحرام 1447ھ/14 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net